بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

لاہور ۸ ماہ تبلیغ۔ آج گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیچش کی تکلیف ہے۔ اور پیٹ میں کچھ درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کیلئے درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں۔

قادیان ۸ ماہ تبلیغ۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کیلئے احباب دعا فرمائیں۔

جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ہوشیار پور تشریف لے گئے ہیں۔

جلد ۳۲ | ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۱۴ صفر ۱۳۶۳ھ | ۱۰ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ صفر ۱۳۶۳ھ

اچھوت اور مسلمان

اچھوتوں کے مقتدر لیڈر اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ڈاکٹر امبیدکار کے اس تازہ اعلان پر کہ "میں اپنے اس اعتقاد کا اعادہ کرتا ہوں۔ کہ ہمیں ہندو دھرم کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور مزید عرصہ کے لئے پابندیوں کو برداشت نہیں کرنا چاہیئے" جہاں بزعم خود "شمالی ہندوستان کے تمام اردو اخبارات سے زیادہ چھپنے والا" ہندو اخبار "پربھات" (۷ فروری) یوں دُرافشاں ہوا ہے کہ "ہندوستان کے پاکستانیوں کا یا ان خود غرض اشخاص کا جو اپنے حلوے مانڈے کے لئے اچھوتوں کے لیڈر بنے بیٹھے ہیں۔ یہ بکواس کہ ہندو سوسائٹی میں جو ایک طبقہ ایسا ہے۔ جسے اچھوت کہا جاتا ہے۔ وہ ہندو دھرم کا دبایا ہوا ہے۔ یا ہندو تہذیب نے اسے اوپر نہیں اُٹھنے دیا۔ محض بکواس ہے"

وہاں پاکستان کا پنجابی خویش واحد علمبردار مسلمان اخبار "شہباز" (۹ فروری) "پربھات" کے "جہاشہ ناز" سے خوفزدہ ہو کر لکھتا ہے:-

"ڈاکٹر امبیدکار اگر ہندوؤں سے الگ ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کا باعث مسلمان نہیں ہیں۔ جہاشہ ناز مسلمانوں پر یوں ہی برس پڑے ہیں۔ ہندوؤں سے علیحدگی کے یہ معنی تو نہیں۔ کہ اچھوت مسلمان ہو جائیں گے وہ اگر مذہب بدلنا چاہیں گے۔ تو ان کے سامنے اسلام ہی نہیں کئی اور مذاہب بھی ہیں۔ سکھ مت بھی ہے۔ عیسائیت اور دہریت بھی ہے۔ جہاشہ ناز نے اچھوتوں کے عزم علیحدگی کی خبر سن کر مسلمانوں پر ہی کیوں توجہ فرمائی ہے۔ عیسائیوں اور سکھوں کو کیوں نظر انداز کر دیا"

جہاشہ ناز نے اچھوتوں کے خلاف جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے متعلق تو ہم پھر عرض کریں گے۔ اس وقت ہم معاصر "شہباز" سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اچھوت اقوام نہایت ہی مظلوم اور ستم رسیدہ اقوام ہیں۔ "شہباز" کو خود اعتراف ہے۔ کہ "ان پر ہزاروں سال سے زیادتی ہو رہی ہے" "ہندوستان میں اچھوتوں کے ساتھ ہمیشہ ناروا سلوک کیا گیا" انسانی آنکھ شرماتی ہے۔ ان مظالم کو دیکھتے وقت جو آرین قوم نے اچھوتوں پر کئے" "شودر گندگی اٹھانے۔ بوجھ لادنے مار کھانے اور پٹنے کے قابل قرار دیا گیا" پھر یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ ہندو دھرم نے ان لوگوں کے لئے جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے۔ ایسے احکام تجویز کر رکھے ہیں جنہیں کوئی خود دار انسان سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ کجا یہ کہ ان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کیلئے تیار ہو۔ اور "شہباز" کو معلوم ہے۔ کہ "ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں جب اس طبقہ کا ذکر آتا ہے۔ تو انہیں آدمی نہیں سمجھا جاتا"

ان حالات میں کیا مسلمان کہلانے والوں کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ اس ستم رسیدہ اور مظلوم طبقہ کی جس قدر اور جس طرح بھی مدد کر سکتے ہوں۔ کریں۔ اسلام کا ایک بہت بڑا مقصد اور مدعا یہ بھی ہے۔ کہ دنیا سے ظلم و ستم دور کرے۔ عدل و انصاف قائم کرے۔ اور مذہبی آزادی کو رائج کرے۔ اس کے متعلق اسلام میں نہایت تفصیلی احکام موجود ہیں۔

اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اسلام کا ہر حکم پُرحکمت اور ہر تعلیم پُر امن اور امن قائم کرنے والی ہے۔ مظلوم کی مدد کرنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ خواہ مخواہ لڑائی جھگڑا مول لیا جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ حکمت عملی اور مصلحتِ وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا طریق عمل اختیار کیا جائے۔ جو مظلوم کے لئے مفید اور فائدہ بخش ہو۔

پس ایک طرف تو اچھوت اقوام کی مظلومیت اور ستم رسیدگی ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کی یہ تعلیم۔ ان حالات میں یہ فیصلہ کرنا بالکل آسان ہے۔ کہ مسلمانوں کو کونسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ اور وُہ راہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ عقل و فکر۔ سمجھ اور سوچ سے کام لے کر اچھوت اقوام کو ہر وُہ امداد دی جائے۔ جو مسلمان دے سکتے ہوں۔ اور جو کسی نہ کسی رنگ میں اچھوتوں کے لئے مفید ہو سکتی ہو۔ اس سلسلہ میں ان کا حوصلہ بڑھانا اور اس خوف و دہشت کو ان کے دلوں سے دور کرنا بھی ضروری ہے۔ جو ہندوؤں نے اُن پر طاری کر رکھی ہے۔ وُہ مسلمان جو اور کچھ نہیں کر سکتے۔ انہیں اتنا تو ضرور کرنا چاہیئے۔ کہ اچھوتوں کی ہمت بندھائیں۔ اور انہیں بتائیں۔ کہ اگر وہ ظلم و ستم سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہندوؤں سے علیحدگی اختیار کر لیں گے۔ تو ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی طریقے ہیں۔ جن سے اچھوتوں کی امداد کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر اچھوتوں کو اس قسم کی امداد سے محروم رکھنے اور مسلمانوں کو مظلوموں کی امداد کرنے کے ثواب سے محروم رکھنے کے لئے ہندو کسی قسم کی طعنہ زنی کریں۔ تو اس کی کوئی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ اور کسی جہاشہ کی ذرا سی بھبکی پر یہ نہیں کہہ دینا چاہیئے۔ کہ ہمیں کیوں نشانہ بنا لیا گیا ہے۔ عیسائیوں اور سکھوں کو کیوں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

عیسائی اور سکھ اپنے اپنے رنگ میں اچھوت اقوام میں بہت کچھ کر رہے ہیں۔ صرف مسلمان ہی غفلت میں پڑے ہیں۔ اور جب کوئی موقعہ آتا ہے۔ تو ان میں سے ایسے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو اپنے طریق عمل سے اچھوتوں کو مایوس کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہندوؤں سے اچھوتوں کے الگ ہونیکا باعث مسلمان ہوں۔ تو یہ خوشی اور فخر کا مقام ہے۔ نہ کہ باعث شرم و ندامت۔ کہ اس کی تردید ضروری سمجھی جائے۔ پھر اگر ہندوؤں سے علیحدگی کے یہ معنے ہوں۔ کہ اچھوت مسلمان ہو جائیں گے۔ تو یہ اور بھی زیادہ

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اظہارِ اخلاص

جماعت احمدیہ جالندھر شہر

سیدنا و اماما حضرت اقدس امیر المومنین و مصلح موعود ایدکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

اخبار الفضل میں یہ خبر پڑھ کر کہ حضور پر نور نے خطبہ جمعہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ جماعت کا ہر ایک فرد اپنے دل میں ایسی خوشی و مسرت محسوس کر رہا ہے۔ کہ جو بیان سے باہر ہے۔ کل نماز جمعہ میں تمام دوست جمع ہوئے۔ اور حضور کا خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اور بعد نماز تمام دوستوں نے اجتماعی طور پر دلی خوشی کا اظہار کیا۔ خواجہ محمد شریف صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کارناموں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم پہلے ہی حضور کے مصلح موعود ہونے کے متعلق یقین رکھتے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑا فضل کیا ہے۔ کہ اس نے رویا اور الہام وجاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ کے ذریعہ بھی حضور کو مصلح موعود کے مقام پر سرفراز فرمایا ہے الحمد للہ۔ پس ہم تمام احباب جماعت اجتماعی طور پر حضور کو اس اعلان پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو بہت لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر عرصہ دراز تک قائم رکھے۔ اور پہلے سے بھی بہت بڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

حضور ہم تجدید عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے مال و جان اور عزت کو حضور کے ارشادات پر قربان کرنے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ مستعد ہونگے انشاء اللہ العزیز۔ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے اور قربانیوں کے میدان میں مزید ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ہیں حضور کے خدام ممبران جماعت احمدیہ جالندھر شہر ۵ر فروری ۱۹۴۴ء

جماعت احمدیہ گھٹیالیاں

اخبار الفضل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق اعلان پڑھکر تمام جماعت احمدیہ گھٹیالیاں میں خوشی و انبساط کی روح پھیل گئی۔ ۴ر فروری کو سید احمد علی صاحب مولوی فاضل نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ خطبہ جمعہ سنایا۔ اور جماعت کو اس خوشکن امر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور اس کی قدر کرنے کی تحریک کی۔ نیز جماعت پر جو مزید ذمہ واریاں عائد ہونگی ان کا ذکر کیا۔ نماز جمعہ کے بعد تمام مردوں اور عورتوں کے سامنے حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ جو بالاتفاق منظور ہوئی:

جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلان مصلح موعود پر خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتی ہے۔ اور حضور کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتی ہے۔ اور مولیٰ کریم سے دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پاک وجود خلیفۂ وقت اور مصلح موعود کی کماحقہ اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی توفیق دے۔ اور آپ کا سایہ لمبے عرصہ تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ خاکسار غلام رسول سیکرٹری جماعت احمدیہ گھٹیالیاں

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی گئی

قادیان ۸ر فروری۔ آج حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ارشاد کے ماتحت تمام محلوں میں اعلان کیا گیا۔ کہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی جائے گی۔ مرد اور خواتین اس دعا میں شریک ہوں۔ چنانچہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں مرد اور عورتیں بہت بڑی تعداد میں جمع ہو گئیں۔ اول حضرت مولوی شیر علی صاحب نے یہ اعلان فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ جو آ سکیں روزانہ مسجد مبارک میں نماز عصر ادا کیا کریں۔ جہاں نمازیں اور نماز کے بعد سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے لئے دعا کی جائے گی۔ دوسرے دوست بھی نمازوں میں التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تمام مجمع سمیت دعا شروع کی۔ جو ۵-۵۰ سے لے کر ۶-۳۰ تک جاری رہی۔ بیرونی جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ خاص اہتمام کے ساتھ سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتی رہیں۔

گلہائے تہنیت

مبارک صد مبارک پیروانِ دینِ یزدانی	مبارک آفتابِ لطف و رحمت کی درخشانی
مبارک ہو خدا نے پھر دکھلائے دن مسرت کے	مبارک چھٹ گئے بادل صعوبت اور زحمت کے
مبارک سن لیا اس نے ہماری التجاؤں کو	غم و اندوہ کی روندی ہوئی مدہم صداؤں کو
مبارک ان جبینوں کو جو سجدوں میں رہیں ہر دم	درِ مولا پہ اس دن کے لئے جھکتی رہیں پیہم
جو محوِ جستجو تھیں ان نگاہوں کو مبارک ہو	نکال دیا اس سے معمور آہوں کو مبارک ہو
مبارک سرزمینِ قادیاں کے ذرّے ذرّے کو	مبارک مرتضیٰ[1] کے خانداں کے بچے بچے کو
اسیروں کو مبارک ہو کہ آنکا رستگار آیا	بصد اندازِ رعنائی و شوکت شہریار آیا
مبارک اس مقدس ماں کو جس کی گود کا کھیلا	رضا کے عطر سے ممسوح سہرا باندھ کر نکلا

مبارک ہو کہ محمودؔ اب بہ شانِ احتشام آیا
لباسِ مصلح موعود میں ماہ تمام آیا

[1] حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب

خادم: ثاقب زیروی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق مبشر رؤیا دیکھنے والے احباب سے گزارش

۴ر فروری کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض احباب جماعت کے ان مبشر رویا کا ذکر فرمایا۔ جو انہوں نے انہی دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دیکھے ہیں۔ نیز فرمایا جن اصحاب نے اس قسم کے رویا دیکھے ہیں۔ وہ الفضل میں اشاعت کے لئے بھیجدیں۔ پس احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ جلد سے جلد ایسے رویا لکھ کر ارسال فرمائیں۔

شاعر

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲)

الفضل مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۴۴ء میں میں قرآن مجید کی رائے شاعروں کی بابت لکھ چکا ہوں۔ کہ دو قسم کے شاعر ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور ایک غیر پسندیدہ اور یہ نہیں ہے۔ کہ شعر ہمیشہ ہی بُرا ہوتا ہے۔ شعر تو صرف ایک موزون کلام ہے۔ جو اگر بدی کی تعلیم دیتا ہے تو بُرا ہے۔ اور اگر نیکی کی تو اچھا ہے۔ آج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے اسی شعر و شاعری کی بابت بیان کرتا ہوں۔ صحیح بخاری میں حضور کا ایک قول مروی ہے۔ کہ ان من الشعر لحکمة یعنی بعض شعر میں حکمت ہوا کرتی ہے۔ اب حکمت ایک ایسی مفید اور بابرکت چیز ہے۔ جس کی خوبی میں کسی کو بھی کلام نہیں یہاں تک کہ ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً (جسے حکمت مل سمجھ لو کہ اُسے خیر کثیر مل گئی) اس کی تعریف خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی کبھی کبھی گزشتہ شعرا کا عمدہ کلام سنا کرتے تھے۔ اسی طرح کفار عرب اور یہود جب اپنے اشعار میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برائیاں اور ہجو۔ بیان کیا کرتے تھے۔ تو ان کا جواب آپ اپنے درباری شاعر حسان بن ثابت سے دلوایا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ حسان تو بھی ان مشرکوں کی ہجو کر۔ جبرئیل تیری مدد پر کھڑے ہیں۔ اے حسان تو میری طرف سے ان کا جواب دے۔ اور ساتھ ہی دُعا فرماتے۔ کہ یا اللہ حسان کی تائید رُوح القدس سے فرما۔ اور ان سے یہی فرمایا کرتے تھے کہ اے حسان جب تک تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مخالفوں کا مقابلہ کرتا رہے گا۔ جبرئیل بھی تیری تائید و نصرت کرتا رہے گا۔ نیز اپنا منبر ان کے لئے بچھوا دیا کرتے تھے۔ پھر خود مع صحابہ کرام ان کے اشعار سنا کرتے تھے۔ سو یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کا ہے۔ کہ وہ بھی از اول تا آخر خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی حمد و نعت یا مخالفین اسلام کے مقابلہ میں کہے گئے ہیں۔

ایک دفعہ کسی صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ حضور کی رائے شعر کی بابت کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مومن کبھی تلوار سے جہاد کرتا ہے۔ اور کبھی زبان سے۔ یعنی دین کی تائید میں شعر کہنا لسانی جہاد میں داخل ہے۔ اور آجکل تو سیفی جہاد کے سب راستے بند ہیں۔ صرف دلائل کا زبانی جہاد ہی دنیا میں باقی ہے۔ پس اس جہاد کو جو شخص خدا اور اس کے رسول کے لئے کرے وہ ایسا ہی مجاہد ہے جیسے کہ زمانہ سابق والا تلوار کا مجاہد۔ اسی طرح کسی اور شخص نے حضور سے شعر کے بارہ میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ شعر بھی تو کلام ہی ہے۔ اس کا مضمون اچھا ہو۔ تو وہ بھی اچھا ہے۔ اور مضمون بُرا ہو۔ تو وہ بھی بُرا ہے۔ غرض مدار صرف مضمون پر ہے نہ کہ شعر ہونے پر۔ علاوہ ازیں نہایت صحیح روایات سے ثابت ہے۔ کہ حضور نے خود بھی بعض شعر کہے ہیں۔ مثلاً

اللّٰھم لا عیش الا عیش الاخرۃ
فاغفر الانصار والمھاجرۃ

یعنی اے اللہ اصلی زندگانی تو آخرۃ کی زندگی ہی ہے۔ پس تُو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ اسی طرح ایک جہاد میں حضور کی انگشت مبارک زخمی ہوگئی۔ تو آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔

ھل انت الا اصبع دمیتِ
وفی سبیل اللّٰہ ما لقیتِ

یعنی تُو تو ایک ذرا سی انگلی ہے جس میں سے خون نکل آیا ہے۔ اور تُو نے اللہ کی راہ میں یہ تکلیف اٹھائی ہے۔ پھر رنج کاہے کا۔ اسی طرح جب جنگ احزاب سے پہلے خندق کھودی جاتی تھی۔ اور غالباً اس وقت بھی جب مسجد نبوی تعمیر ہو رہی تھی۔ تو حضور جو مزدوروں کی طرح صحابہ کے ساتھ مل کر کام کیا کرتے تھے پکار پکار کر بعض اشعار پڑھا کرتے تھے۔ اور کبھی صحابہ اشعار پڑھتے تو حضور انکا جواب دیا کرتے تھے

اب صرف ایک بات رہ جاتی ہے۔ وہ یہ کہ "قرآن مجید کسی شاعر کا قول نہیں ہے" یا یہ کہ "ہم نے اس رسول کو اشعار کی تعلیم نہیں دی۔ ایسی آیات جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ ان سے کیا مراد ہے؟ سو واضح ہو۔ کہ ان کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ شعر ہمیشہ بُری چیز ہی ہوا کرتا ہے۔ بلکہ صرف اتنا مطلب ہے۔ کہ قرآن مجید اشعار میں نازل نہیں کیا گیا۔ بلکہ نثر میں نازل کیا گیا ہے۔ شائد اس بیان سے بعض لوگ یہ دھوکہ کھائیں۔ کہ چونکہ کوئی الہٰی کلام یا الہام اشعار میں نہیں ہوتا۔ اس لئے شعر ضرور کوئی مکروہ چیز ہے۔ سو یاد رہے۔ کہ یہ خیال بھی غلط ہے۔ دنیا میں خدا تعالیٰ کا کلام اور وحی و الہام اشعار کی صورت میں بھی نازل ہوا ہے۔ اور اب تک ہوتا ہے۔ حضرت داؤد کے زبور، حضرت سلیمانؑ کی غزل الغزلات۔ حضرت ایوبؑ کے نکات تصوف سب گیتوں یا شعروں میں موجود ہیں۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ چونکہ قرآن موسےٰ کی کتاب کی طرح شریعت کی ایک کتاب ہے۔ اس لئے شرعی کلام سوائے نثر کے اشعار کی صورت میں نازل نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ نثر تو ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ بچہ عورت اور کم علم سادہ لوح انسان سب اس کا مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ اس لئے شریعت اپنے بیان کے لئے ہمیشہ سادہ اور غیر پیچیدہ نثر کے الفاظ چاہتی ہے۔ تاکہ ہر طبقہ کے لوگ اسے سمجھ سکیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید شعروں میں نہیں ہے۔ کیونکہ اشعار شرعی نبی کے الہام کے مناسب حال نہیں ہوا کرتے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ شعر کوئی قابل مذمت چیز ہے۔ جیسا کہ بعض ناواقف سمجھتے ہیں۔ کفار نے بارہا قرآن پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ یہ کاہنوں کے اقوال ہیں۔ یا شاعر کے اشعار اور بعض نے تو کہہ دیا۔ کہ یہ کلام نہیں بلکہ جادو اور سحر ہے۔ ان اعتراضات کی وجہ یہ ہے قرآن کی آیات کاہنوں کے موزون فقروں کی طرح قدرے قافیہ دار ہیں۔ اور شاعروں کے اشعار کی طرح ان کی فصاحت و بلاغت اور بلند پروازی نہایت اعلےٰ درجہ کی ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ یہ کہ اس میں ایک تیسری چیز بھی ہے۔ اور وہ ہے اس کا انقلابی اثر۔ اس کی قلوب پر کشش اور کایا پلٹنے والی خاصیت۔ پس ان وجوہ سے سحر کہا جاتا تھا۔ حالانکہ نہ وہ شعر ہے نہ کہانت نہ سحر۔ بلکہ ان تینوں کا مجموعہ اور ان سب سے بالاتر اور ارفع و اعلےٰ چیز ہے۔ جو علاوہ ان جملہ کمالات کے انسان کے نفس کو پاک صاف کرتا۔ ذہن کو ہدایت اور عقل کو روشن ضمیری بخشتا۔ اور رُوح کو معرفت بصیرت۔ حکمت نورانیت۔ رشد اور حق سے بھرپور کر دیتا ہے۔ دوسری وجہ قرآن کے اشعار میں نہ ہونے کی یہ بھی ہے۔ کہ وہ اکثر عقل سے اپیل کرتا ہے۔ نہ کہ جذبات سے اور ٹھوس دلائل پر اپنی صداقت کا انحصار رکھتا ہے۔ نہ کہ لطائف پر۔ تیسرے یہ کہ شعر بسبب قافیہ اور ان بحروں کی پابندی کے اتنی زیادہ سنجیدہ اور قابل وثوق چیز نہیں ہے۔ جیسے نثر۔ اور اس میں حشو و زائد الفاظ کا بھی امکان ہے جو نثر میں نہیں ہوتا۔ اس لئے شرعی وحی کے لئے وہ نثر سے کم درجہ پر سمجھا گیا ہے۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشکیل

مجلس خدام الاحمدیہ یکم تبلیغ ۱۳۲۳ ہش سے اپنے قیام کے ساتویں سال میں قدم رکھ رہی ہے۔ جناب صدر محترم نے اس سال کے لئے ذیل کے عہدہ داران نامزد فرما کر مجلس عاملہ کی تشکیل فرمائی ہے۔

نائب صدر۔ چودہری خلیل احمد صاحب ناصر
معتمد۔ خاکسار ملک عطاء الرحمٰن
نائب معتمد۔ شیخ ناصر احمد صاحب
مہتمم تربیت و اصلاح۔ چودہری غلام یٰسین صاحب
" مال۔ مرزا منور احمد صاحب
" ایثار و استقلال۔ چودہری ناصر الدین محمود صاحب
" وقار عمل۔ چودہری ظہور احمد صاحب
" ذہانت صحت جسمانی۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
" تعلیم۔ چودہری خلیل احمد صاحب ناصر
" خدمت خلق۔ مولوی محمد صدیق صاحب
" اطفال۔ چودہری مشتاق احمد صاحب
" کار خاص۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد
" تجنید۔ حافظ قدرت اللہ صاحب
" اشاعت۔ معتمد
" تنفیذ۔ چودہری غلام یٰسین صاحب
" محاسب۔ بشیر احمد صاحب رائے ونڈی
مفتش مقامی۔ چودہری عبد اللطیف صاحب

خاکسار۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یتیم پوتے کی وراثت کے متعلق ایک سوال کا جواب

لاہور سے ایک دوست لکھتے ہیں:-

"اگر دادا اچانک حرکت قلب کے بند ہونے کی وجہ سے مر جائے۔ اور پوتوں کے حق میں وصیت بھی نہ کر سکے۔ اور چچا صاحبان بھی نہ دیں۔ تو شریعت کیا کہتی ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا جواب الفضل میں شائع کرائیں"

یہ سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فتوے کے سلسلہ میں ہے۔ جسے خاکسار نے الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۴۳ء میں بحوالہ بدر ۲ جنوری ۱۹۰۳ء شائع کرایا ہے حضور کے فتویٰ کا ملخص یہ ہے۔ کہ اگر باپ کے بعض بیٹے موجود ہوں۔ تو اس کا یتیم پوتا اس کا وارث قرار نہیں پاتا۔ ہاں وہ اس کے حق میں وصیت کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ بھی وصیت نہ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی واذا حضرا لقسمة اولوا القربیٰ والیتامیٰ والمساکین فارزقوھم منه وقولوا لھم قولاً معروفاً (سورۃ النساء) میں وارثوں کو تاکید فرمائی ہے۔ کہ وہ ان رشتہ داروں کو بھی حصہ دے دیا کریں۔ جو عام قانون کے مطابق وارث قرار نہیں پاتے۔ اس پر سائل کو سوال پیدا ہوا ہے۔ کہ "اگر چچا صاحبان بھی نہ دیں۔ تو شریعت کیا کہتی ہے" جواباً عرض ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ پوتا اپنے دادا سے زیادہ امیر ہو۔ اور پھر چچوں سے بھی مالدار ہو۔ اور اسے دادا کی وصیت اور چچوں کی شفقت کی مالی لحاظ سے ضرورت ہی نہ ہو۔ ایسی صورت میں تو انسانی جذبات سکون پذیر ہو جاتے ہیں۔ اب صرف وہی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ جبکہ دادا نے اچھی خاصی جائداد چھوڑی ہے۔ اور وہ یتیم پوتے کے لئے کوئی وصیت نہیں کر گیا۔ اور چچے اس یتیم بھتیجے کو خود کچھ نہیں دے رہے۔ حالانکہ وہ امداد کا محتاج ہے۔ تو یاد رہے۔ کہ آیت قرآنی میں اس مشکل کا حل بھی موجود ہے۔ اور وہ یوں کہ فارزقوھم منه میں امر کا صیغہ ہے اور مفسرین کی ایک جماعت نے یہ صیغہ اس موقعہ پر بھی وجوب کے لئے تسلیم کیا ہے یعنی ترکہ میں سے ایسے اشخاص کو دینا واجب ہے۔ اگر ورثاء از خود نہ دیں۔ تو اسلامی حکومت کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قیل ھو علی الوجوب (تفسیر کشاف جلد اول) سلف صالحین کا طریق بھی یہی تھا کہ وہ ترکہ میں سے نقدی یعنی سونا اور چاندی میں سے غیر وارث رشتہ داروں کو بھی دیا کرتے تھے (ملاحظہ ہو تفسیر کشاف زیر آیت ہذہ) اندریں حالات یتیم پوتا سراسر محروم نہیں رہے گا۔ بلکہ حالات کے مطابق اسے مناسب جائداد یا رقم میسر آجائے گی۔ عام قانون وراثت یہی ہے۔ کہ اقرب کی موجودگی میں ابعد وارث قرار نہیں پاتا۔ کیونکہ اس دور والے رشتہ دار نے پھر قریبی رشتہ دار کی میراث میں سے حصہ لینا ہے۔ اور بالعموم بڑی عمر والے پہلے فوت ہوتے ہیں۔ اس لئے عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ جو شخص میت کا کسی کے واسطہ سے قریبی بنتا ہے۔ وہ اس واسطہ کی موجودگی میں اس میت کا وارث نہ ہوگا۔ لیکن استثنائی حالات کے لئے اسلام کی کامل شریعت میں علاج رکھ دیا گیا۔ اور وہ آیت فارزقوھم منه میں ہے۔ چونکہ تقسیم جائیداد حکومت کے واسطہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے فارزقوا کے مخاطب اولوالامر ہیں۔ اور یہ انکا فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ حالات کے مطابق غیر وارث رشتہ دار کو بھی مناسب حصہ دے دیا کریں۔ گویا اگر وہ رشتہ دار محتاج ہوں۔ تو یہ صیغہ امر وجوب کے لئے ہوگا۔ اور اگر وہ غیر وارث رشتہ دار حاجتمند نہ ہوں۔ تو یہ صیغہ ندب کے طور پر ہوگا۔ غرض اسلامی شریعت ہر حالت کے لئے فیصلہ کن حکم پر مشتمل ہے۔ الحمد للہ الذی انزل الکتاب ولم یجعل لہٗ عوجاً ؛

خاکسار ابو العطاء جالندھری

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا۔ اور نفع لائیگا۔

ناظر بیت المال

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

مولوی سید احمد علی صاحب ماہ جنوری کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا درس دیا جو ختم ہو گئی۔ قرآن کریم کا درس حسب سابق جاری ہے۔ ترجمہ قرآن اور ناظرہ قرآن کی تعلیم ۹۔ اشخاص کو دی جا رہی ہے۔ انفرادی تبلیغ جاری ہے۔

بگول۔ گھوڑیواہ

مولوی عبد العزیز صاحب ماہ جنوری کی رپورٹ میں رقمطراز ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ لیکچر دئے۔ اور سات مقامات کا دورہ کیا۔ درس و تدریس کا سلسلہ حسب سابق جاری ہے۔

سری نگر

مولوی عبد الواحد صاحب نصف جنوری ۱۹۴۴ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ دو لیکچر دئے۔ انفرادی تبلیغ کی۔ ۱۴۔ افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا۔

انبالہ شہر

ننھے خاں صاحب ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو جلسے کئے گئے۔ چھ مقامات کا دورہ کیا۔ سات احباب جماعت نے انفرادی تبلیغ کی۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ ہفتہ تعلیم و تلقین منایا گیا۔

بنگہ ضلع جالندھر

کمال الدین صاحب سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نصف جنوری ۱۹۴۴ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ انفرادی تبلیغ جاری رہی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دس افراد پر ایک مشتمل وفد بنگہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر گیا۔ اور وہاں جلسہ کیا گیا۔ مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے "مذہب ہمیں کیا سکھاتا ہے" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ اس کے بعد پنڈت مدن موہن جی سنسکرت ٹیچر ہائی سکول بنگہ نے "اوتار کی کب ضرورت ہوتی ہے" پر تقریر کی۔ اور گیتا اور دوسری کتب سے بتایا کہ جب دنیا خدا کو بھول جائے اور اندھیر نگری بن جائے۔ تب خدا اوتار دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا ہے۔ بعد میں مولوی بشیر احمد صاحب منیر نے "اس زمانہ کا مصلح" پر تقریر کی۔ اس جلسہ کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔

برہمن بڑیہ

سید اعجاز احمد صاحب ماہ دسمبر کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کچھ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ تیس ۳۰ کے قریب ملاقاتیوں کو تبلیغ احمدیت کی۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں وزیر خوراک آنریبل شہید سہروردی سے ملاقات کی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر دیا۔

ضلع امرتسر

قصبہ جنڈروال۔ کرڑیال اور شاہ پور میں ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لیکچر دئے۔ ڈاکٹر محمد احسان صاحب نے بھی کرڑیال اور شاہ پور میں لیکچر دئے۔

مالابار

مولوی عبد اللہ صاحب جنوری ۱۹۴۴ء کے دوسرے ہفتہ کی رپورٹ میں رقمطراز ہیں۔ کہ تین مقامات کا تبلیغی دورہ کیا اور ایک صاحب مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ دو لیکچر عورتوں میں دئے ؛

ہر قسم کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جاچکا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں حرج کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں۔ نقد وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ زائد فراہمی ہونے پر اکٹھی روانہ کر دی جائے گی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ماہ جنوری ۱۹۴۴ء کا چندہ ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ ان کو چاہیئے۔ کہ ماہ جنوری ۱۹۴۴ء کا چندہ فوراً ارسال فرمادیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ بمعہ اس کی تفصیل کے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے:-

دھاریوال۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ ظفروال۔ مصری شاہ لاہور۔ دہلی دروازہ۔ کوچہ چابک سواراں گڑھی شاہو۔ باغبانپورہ۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ محمد نگر۔ مزنگ لاہور سلطان پورہ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ لاہور۔ بنڈی چری۔ ننکانہ صاحب۔ وزیرآباد گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جھنگ مگھیانہ۔ شاہ پور صدر۔ ملک وال۔ لالہ موسےٰ۔ ڈنگہ۔ چکوال۔ پنڈی گھیب۔ ٹانگ۔ اوچ۔ خانیوال۔ مظفرگڑھ۔ دیپالپور۔ عارف والہ۔ چیچہ وطنی۔

رینالہ خورد۔ فریدکوٹ۔ موگا۔ زیرہ۔ فاضلکا کوٹ کپورہ۔ لدھیانہ۔ مالیر کوٹلہ۔ سامانہ۔ نابھہ۔ دھوری۔ محمود پور۔ کاہنور۔ کرنال پونچھ۔ گلگت چیلاس۔ نسیم آباد مرزا فارم۔ محمود آباد فارم۔ میرپور خاص۔ علی گڑھ۔ جے پور منصوری۔ مراد آباد۔ رامپور سٹیٹ۔ امروہہ۔ خانپور ملکی۔ پوری۔ سنبل پور۔ پٹنہ۔

(ناظر بیت المال)

"بزمِ حسنِ بیان"

سلسلہ کے نوجوانوں میں تقریر کی مشق کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر "بزم حسن بیان" کا انعقاد کیا گیا۔ اور خدام کا ایک تقریری مقابلہ کرایا گیا۔ اس تقریری مقابلہ کے شروع کرنے سے قبل تمام حاضر خدام کو "بزم حسن بیان" اور اس کے مقاصد سے تعارف کرایا گیا۔ اور اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ وہ ان آسمانی علوم کو جو احمدیت کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئے ہیں صحیح اور مکمل اشاعت کی غرض سے تقریر میں پوری مہارت حاصل کرلیں۔ اور اسی طرح تمام حاضر قائدین اور زعماء کرام سے یہ عرض کیا گیا کہ وہ بہت جلد اپنے ہاں ایسی بزم قائم کرکے مرکز کو اطلاع فرمائیں۔ ان کے علاوہ دیگر قائدین اور زعماء کرام سے بھی گذارش ہے کہ اپنی اپنی مجالس میں "بزم حسن بیان" قائم فرما کر مرکز کو فوری طور پر اس کی اطلاع فرمائیں۔ (خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوج میں بھرتی ہونے والوں کے متعلق ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں جہاں جماعت قائم ہے تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دے کر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کرلیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں بھی کوئی روک ہو تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔ نیز جماعتوں کے عہدیداران کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرمادیں اور وضاحت سے تحریر کریں کہ انہوں نے

نہایت ضروری گذارش

اُن احباب کی خدمت میں الفضل کے وی پی ارسال کئے جاچکے ہیں جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے یا ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ وی پی وصول فرما کر ممنون فرماویں۔

(مینیجر الفضل قادیان)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سٹاک ہالم ۸ر فروری۔ فنی سفارتخانہ نے اعلان کیا ہے کہ فنلینڈ کی راجدھانی ہلسنکی پر دوسری مرتبہ دو سو روسی جہازوں نے حملہ کر کے تباہی مچادی جس سے جگہ جگہ آگ لگ گئی ہے۔ دریائے نیپلر کے موڑ میں روسی نئے جرمن مورچوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ روسیوں نے یہ حملہ اس قدر اچانک کیا کہ جرمن فوجیں توپیں اور ہزاروں لاریاں چھوڑ کر بھاگ نکلیں۔ جو جرمن فوجیں کانیو کے مورچے میں گھری ہوئی ہیں۔ ان کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ نکوپول اور کروراگ کے رقبہ میں بھی جرمن مورچے توڑ دیئے ہیں۔ اڑھائی لاکھ جرمن فوجیں بے کار ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ فوجیں دوسری فوجوں سے کٹ گئی ہیں۔

نئی دہلی ۸ر فروری۔ حکومت ہند اگلے سال قرضے حاصل کرنے کی جو سکیم بنا رہی ہے اس کے مطابق ۳ ارب ۶۰ کروڑ روپیہ حاصل کیا جائے گا۔ یہ اعداد جدید سال کے حوصلہ افزا جواب پر مبنی ہیں۔ جو کہ توقع ہے ۲ ارب ۴۰ کروڑ روپیہ تک پہنچ جائینگے۔

نئی دہلی ۸ر فروری۔ جنرل ولفریڈ لنڈیل نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ جرمنی کی شکست کے بعد جاپان کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائی کے لئے ہندوستان سب سے بڑا اڈہ بنے گا۔ آپ نے بتایا کہ جس قدر فوجیں فرانس میں اتاری گئی تھیں۔ اس سے زیادہ ہندوستان لائی جائیں گی۔ فوجی ضروریات کا اندازہ بتاتے ہوئے آپ نے کہا کہ لڑائی میں ایک ڈویژن فوج کے لئے روزانہ چار سو ٹن اشیائے خوردنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہندوستان ڈیڑھ کروڑ فوج کے لئے کپڑا اور عام اشیاء تیار کر رہا ہے۔

اتحادی ہیڈکوارٹر شمالی افریقہ ۸ر فروری۔ روم کے جنوب میں امریکن فوجوں کی پیش قدمی بدستور جاری ہے اور وہ اب روم کی سڑک سے ایک میل سے بھی کم فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔

ماسکو ۸ر فروری۔ روسیوں نے نکوپول کے مغرب میں جرمنوں کے نکل بھاگنے کا راستہ بالکل بند کر دیا ہے۔ جنرل کونیف نے گھیرے میں آئے ہوئے دس جرمن ڈویژنوں کو ہتھیار ڈال دینے کا الٹی میٹم دیا ہے۔

نئی دہلی ۸ر فروری۔ مرکزی اسمبلی میں ممبر خوراک نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بنگال گورنمنٹ اس بارے میں اعداد فراہم کر رہی ہے کہ ۱۹۴۳ء میں بنگال میں کسقدر اشخاص مرے۔ لیکن یہ اعداد ابھی مکمل نہیں ہوئے ممبر خوراک نے کہا کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ وزیر ہند کو دس لاکھ کے اعداد کس نے مہیا کئے۔

القرہ ۸ر فروری۔ یونان میں فیلڈ مارشل رومیل کو جرمن حکومت نے مکمل اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ اسے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ کون سے علاقے کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

نئی دہلی ۸ر فروری۔ مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں امرتسر میں ہندو مہاسبھا کے جلوس پر لاٹھی چارج اور ہری پور ہزارہ کے متعلق التوائی تحریکوں کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ گورنر بنگال کے تقرر۔ ہندوستان ٹائمز اور نیشنل کال پر پابندیوں کے متعلق بھی تحریک التوا کی اجازت نہ دی گئی۔

شکاگو ۸ر فروری۔ امریکن جمہوریت کے صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں ابتدائی انتخابی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ کرنل رابرٹ میکرومیک نے جنرل میکارتھر کی طرف سے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے ہیں۔ مسٹر وینڈل ولکی ۴ر اپریل کو اپنے کاغذات نامزدگی داخل کریں گے۔

واشنگٹن ۸ر فروری۔ ولایات متحدہ محکمہ بحریہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ امریکی بحری بیڑے نے پیراموشیرو کے جاپانی جزیرہ پر شدید گولہ باری کی۔ امریکی بحری بیڑے کی اس اچانک گولہ باری سے جاپانی ہکا بکا رہ گئے۔ اور انہوں نے سراسیمگی کے عالم میں فضا میں فائر کرنا شروع کر دئیے۔ غالباً جزیرہ پیراموشیرو کی جاپانی فوج اس گولہ باری کو طیاروں کی بمباری سمجھ بیٹھی تھی۔ مگر جلد ہی حقیقت حال کا علم ہونے پر جاپانیوں نے ساحل سمندر پر جوابی گولہ باری شروع کر دی۔ پیراموشیرو جزیرہ ٹوکیو سے تخمیناً پونے چار سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور بڑا بھاری فضائی اور بحری مستقر ہے۔

لنڈن ۸ر فروری۔ لنڈن میں جنگ کے بعد جو مسجد بنائی جانے والی ہے۔ اس پر خرچ کا تخمینہ قریباً ۵ لاکھ پونڈ ہے۔ جو زمین اس کے لئے خریدی گئی ہے۔ صرف اسکی قیمت ایک لاکھ پونڈ ہے۔ دنیا بھر کے اسلامی ملک اس کی تعمیر میں حصہ لیں گے۔

نئی دہلی ۸ر فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں مسٹر لال چند نول رائے نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل سے سفارش کی جائے۔ کہ وہ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیں۔ کئی ممبروں نے اس کی تائید کی۔ ہوم ممبر نے اس کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے ممبروں نے سیاسی قیدیوں کی رہائی پر زور دیا ہے۔ اور اس کی دو وجہیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ اس طرح جنگی کاموں میں مدد ملے گی۔ اور دوسری یہ کہ سیاسی گتھی سلجھ جائے گی۔ لیکن کانگرس کے ریکارڈ میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جو اس قسم کی امیدیں پوری ہونے کی باعث سمجھی جائے جب جنگ کی حالت الجھی ہوئی تھی۔ اسوقت کانگرس نے یہ کہا کہ ہندوستان کو جنگ میں کسی قسم کا حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ جب جنگ کی حالت نازک ہو گئی۔ تو اس سے فائدہ اٹھا کر اور دوسری پارٹیوں کے حقوق کو نظر انداز کر کے کانگرس نے اپنا غلبہ قائم کرنا چاہا۔ پھر جب مشرق کیطرف سے ہندوستان پر جاپان کے حملہ کا خطرہ پیدا ہوا۔ تو دشمن کے مقابلے کی کوششوں کو مٹی میں ملانے کا تہیہ کر لیا گیا۔ پس جب تک جنگ کا خطرہ ہندوستان کی سرحد پر موجود ہے۔ اس وقت تک کسی ملک میں رکاوٹ یا دباؤ ڈالنے کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ جو مسٹر گاندھی اور کانگرس کی خصوصیت ہے۔ قرارداد مسترد ہو گئی۔

نئی دہلی ۸ر فروری۔ اسمبلی میں جنگی سکرٹری نے بتایا کہ خاص خاص قیدیوں کے سوا باقی اطالوی قیدیوں کو ہندوستان سے باہر بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ کئی ہزار قیدی بھیجے جا چکے ہیں۔ باقیوں کے متعلق چند دنوں تک انتظام ہو جائے گا۔

دہلی ۸ر فروری۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے مانڈلے سے نوے میل دور ہے ہو۔ ٹانگ بازار۔ بوتھیڈانگ وغیرہ مقامات پر حملے کئے۔ اتحادی فوجوں نے اتوار کی رات کو جس علاقے پر قبضہ کیا تھا۔ وہاں مضبوطی سے پاؤں جما لئے ہیں۔

لنڈن ۸ر فروری۔ اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان شائع ہوا ہے کہ پانچویں فوج کیسینو کے مورچے پر برابر حملے کر رہی ہے۔ آٹھویں فوج کے دستے سرگرمی دکھاتے رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں نے کئی مقامات پر بمباری کی۔ دشمن کے چوبیس ۲۴ جہاز برباد کر دئیے گئے۔ ہمارے پانچ جہاز کام آئے۔

ماسکو ۸ر فروری۔ دریائے نیپر کے موڑ پر ایک ایک انچ کے لئے لڑائی کرتی ہوئی روسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس مورچے پر دشمن کے پانچ ڈویژن گھر گئے ہیں جنکے نکلنے کا کوئی رستہ نہیں ہے۔ ادھر دوسرے مورچے پر دشمن کے دس ڈویژن گھرے ہوئے ہیں۔ جن کے اردگرد کا فولادی حلقہ تنگ